بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلاۃ والسلام علی من الانبی

بعدہ.

امابعد!

مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ اس کتابچہ کو خود پڑھیں، اپنے عزیزوں اور بچوں کو پڑھائیں بلکہ جب کبھی نماز میں سستی اور غفلت ہونے لگے تو ایک بار اس کتابچہ کو پڑھیں، انشاءاللہ تعالیٰ سستی دور ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا پکا نمازی بنائے۔

نماز پڑھنے کی فضیلت واہمیت

ا

بے حیائی، برائی، بدمعاشی، غنڈہ گردی، نشہ کی عادت اور قتل وغارت کا علاج نماز ہے۔

قران پاک میں ہے:

اَقِمِ الصَّلَاۃ اِنَّ الصَّلَاۃ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرُ.

﴿سورہ عنکبوت آیت ۴۵﴾

یعنی اے بندے تو نماز قائم کر﴿ آداب وشرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے اخلاص کے ساتھ پڑھ﴾ کیونکہ نماز بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے۔

۲

نماز غلطیوں، خطاؤں اور گناہوں سے روکتی ہے اور بندے کو پاک صاف کر دیتی ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے صحابہ! یہ تو بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے سے نہر جاری ہو اور وہ اس نہر میں روزانہ پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر میل رہ جائے گا؟

صحابہ کرام رضی الہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایسے شخص کے جسم پر کچھ بھی میل باقی نہیں رہ سکتا۔

تو رحمتِ دوعالم ﷺ نے فرمایا:

یہ مثال پانچ نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے نمازی کی خطاؤں کومٹا تا رہتا ہے۔﴿مشکوٰۃ شریف ص:۵۷﴾

۳

مجالس سنیہ میں ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے جارہے تھے آپ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک جانور سفید رنگ کا دریا کے کنارے پر دلدل اور کیچڑ میں لت پت ہوتا ہے پھر وہ کیچڑ سے نکل کر گہرے پانی میں غوطہ لگا تا ہے تو بالکل صاف ہوجاتا ہے۔ وہ جانور پھر کیچڑ میں آیا اور خوب لت پت ہوا پھر نکلا اور گہرے پانی میں جا کر غوطہ لگایا تو وہ بالکل پاک صاف ہوگیا اور اس نے پانچ مرتبہ یوں ہی کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ جانور کیا کرتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے حاضر ہوکر عرض کی کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی یہ جانور آپ کو حبیبِ خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کی شان وعظمت بتاتا ہے۔ یہ کیچڑ امت کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا کا صاف پانی نماز کی مثال ہے۔ گناہوں میں لت پت ہوں گے پھر آذان ہوگی مسجد میں جائیں گے،

نماز پڑھیں گے تو بالکل پاک صاف ہو جائیں گے، دن بھر میں پانچ معتبہ یوں ہی ہوتا رہے گا اور امتِ محمد یہ نمازوں کی برکت سے پاک صاف ہوتی رہے گی۔ ﴿احسن المواعظ ص:۱۵٦﴾

۴

ایک صاف دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے گناہ ﴿صغیرہ﴾ سرزد ہو گیا ہے لہذا اس گناہ کی سزا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے وہ مجھ پر قائم کیجئے۔

یہ سن کر نبی رحمت شفیع امت ﷺ خاموش ہو گئے پھر نماز قائم ہوئی اور جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارگ ہوئے تو ہو صاب پھر کھڑے ہوئے اور اپنا معاملہ پیش کیا تو رسول اکرم حبیبِ معظم ﷺ نے پوچھا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! پڑھی ہے۔ تو فرمایا جا اللہ تعالیٰ نے تیرا گناہ نماز کی برکت سے معاف کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت پاک نازل فرمائی:

اقم الصلاۃ طرفی النہار وزلفا من اللیل ان الحسنات

يذهبن السيات. ﴿سورة دآيت ۱۱۴﴾

یعنی اے بندے! تو نماز کو رات دن میں قائم رکھ کہ نیکیاں، برائیوں کو لے جاتی ہیں اور جب اس نے یہ حکم سنا تو عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا یہ صرف میرے لئے ہے تو حبیبِ خدا ﷺ نے فرمایا نہیں یہ حکم میری ساری امت کے لئے ہے۔ ﴿مشکوٰۃ شریف ص:۵۸﴾

۵

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اکرم ﷺ باہر نکلے جبکہ موسم خزاں تھا۔ باہر گئے تو ایک درخت نظر آیا، نبی اکرم ﷺ نے اس درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑ کر حرکت دی تو پتے نیچے گر گئے۔ پھر فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ۔ فرمایا! جب مومن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے ہیں۔ ﴿مشکوٰۃ شریف ص:۵۸﴾

۶

رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو بندہ

نماز کو پابندی سے پڑھے تو یہ نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور اس نمازی کے لئے () کی سند اور ذریعہ نجات ہوگی۔﴿مشکوٰۃ شریف ص:۵۸﴾

۷

کسی نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! نیکیوں میں سے کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: نماز۔ اس نے پھر عرض کی حضور اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ تو فرمایا: نماز۔ تیسری بار عرض کیا اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ تو پھر فرمایا: نماز۔ پھر چوتھی بار یہی عرض کیا تو فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔﴿ترغیب وترہیب ص:۲۴۷﴾

۸

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابو ہریرہ تو اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے کا حکم دے تو تیرے پاس تیرا رزق ایسی جگہ سے آئے گا کہ تجھے وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔﴿احیاء العلوم ص:۱۵۳، جلد:۱﴾

۹

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس کسی نے اچھی طرح وضو کیا پھر مسجد کی طرف فرض نماز کے لئے چلا اور امام کے ساتھ نماز ادا کی تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔﴿ترغیب وترہیب ص:۲۰۷، جلد:۱﴾

نماز نہ پڑھنے کا وبال

۱

ناخلف اور برے لوگ وہ ہیں جو نماز نہیں پڑھتے اور خواہشات کی پیروی میں لگے رہتے ہیں۔قران پاک میں ہے:

فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلاۃ واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا۔﴿سورۃ مریم، آیت:۵۹﴾

یعنی نیک لوگوں کے بعد بُرے لوگ پیدا ہوگئے کہ وہ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں اور خواہشات کی پیروی کرتے ہیں (ایسے لوگوں کا انجام کیا

ہوگا؟) تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے لوگ ضرور وادی غیّ میں ڈالے جائیں گے۔

اور پھر اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الا من تاب وامن وعمل صالحا فاولک یدخلون الجنة ولایظلمون شیا.

ہاں جو توبہ کرے ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے تو ایسے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان پر کچھ ظلم نہیں ہوگا۔

۲

آیت ﴿سورۃ مدثر آیت ۴۰ تا ۴۸﴾

یعنی جنتی جنت میں جائیں گے (الھم اجعلنا منھم) تو وہ وہیں سے دوزخیوں سے سوال کریں گے۔ اے دوزخ والو! تم کس وجہ سے دوزخ میں ڈالے گئے ہو تو وہ جواب میں کہیں گے اس وجہ سے کہ ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے اور مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم فضول بحث کیا کرتے تھے اور قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے، یوں ہی ہمیں موت آگئی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسوں کو کسی کی شفاعت بھی کام نہ آئے گی (نہ کسی

نے ایسوں کو شفاعت کرنی ہے۔)

۳

جو لوگ دنیا میں صحت وتندرستی کی حالت میں اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کرتے (نماز نہیں پڑھتے) وہ قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ بلکہ ان کی پشت تانبے کی تختی کی طرح اکڑ جائے گی۔قران پاک میں ہے:

ویدعون الی السجود فلا یستطعون خاشعة ابصارهم ترهقهم ذلة. وقد کانویدعون ابصارهم وهم سالمون.

﴿سورۃ قلم آیت ۴۲ تا ۴۳﴾

قیامت کے دن لوگ سجدہ کرنے کے لئے بلائے جائیں گے مگر وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے۔ان کی آنکھیں شرم کے مارے نیچی ہوں گی اوران پر ذلت سوار ہوگی۔ یہ لوگ آج کیسے سجدہ کر سکتے ہیں حالنکہ جب یہ دنیا ن میں سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے تو تندرست ہونے کے باوجود سجدہ نہیں کیا کرتے تھے۔﴿الامان الحفیظ﴾

۴

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ نو جوانوں کو حکم دوں وہ لکڑیاں لائیں پھر میں نماز کے لئے آذان کہلواؤں اور کسی کو نماز پڑھنے کا حکم دوں اور میں خود ایسے لوگوں کے ہاں جاؤں جو نماز کے لئے حاضر نہیں ہوتے اور جا کر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔﴿مشکوٰۃ شریف ص:۹۷﴾

اور پھر رسول اکرم ﷺ نے ایسا اس لئے نہیں کیا کہ گھروں میں عورتیں اور بچے بھی ہوتے ہیں۔جیسا کہ دوسری روایت میں ہے: لولا مافی البیوت من النسآء والذریۃ اقمت صلاۃ العشاء وامرت فتیانی یحرقون مافی البیوت بالنار۔

﴿مشکوٰۃ شریف ص:۹۷﴾

یعنی اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز پڑھاتا اور نو جوانوں کو حکم دیتا کہ وہ ایسے گھروں کو آگ لگا کر جلا دیں۔

۵

حضرت عقیل فرماتے ہیں ایک دن میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا۔ اچانک ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور وہ اونٹ رحمتِ دو عالم ﷺ کے قریب آ کر رک گیا۔ حضور ﷺ بھی ٹھہر گئے۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ اس اونٹ کا مالک بھی تلوار سونتے ہوئے دوڑا آ رہا ہے۔ جب وہ قریب پہنچا تو حبیبِ خدا ﷺ نے اس سے پوچھا تو اس بیچارے کو کیوں مارتا ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اس کی قیمت خرچ کر کے خریدا ہے اور اب یہ میرا کام نہیں کرتا میں چاہتا ہوں کہ اس کو ذبح کر کے اس کے گوشت سے فائدہ اٹھاؤں۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا۔ اس نے اونٹ نے میرے دربار میں تیری شکایت کی ہے کہ میرا مالک اور اس کا قبیلہ مزدور لوگ ہیں، تھکے ماندے آتے ہیں تو سستی کی وجہ سے عشاء کی نماز نہیں پڑھتے تو مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے تو میں بھی ان کے ساتھ نہ پکڑا جاؤں۔ یہ سن کر مالک نے عہد کیا کہ آئندہ ہم لوگ نماز میں سستی نہیں کریں گے۔ فرمایا اس اونٹ کو لے جا،

آئندہ بھی تیری نافرمانی نہیں کرے گا۔ ﴿درۃ الناصحین ص:۱۳۸﴾

اے میرے عزیز! قبر کو سامنے رکھ کر سوچ کہ ایک نماز میں سستی کرنے والوں کا یہ حال ہے تو جو پانچوں ہی ہضم کر جائیں ان کا ٹھکانہ کہاں ہوگا۔ یا اللہ ہمیں اس سے پہلے بیدار کر کہ ہمیں موت آکر جھنجوڑے۔

تیرے مگر شکاری موت دے بیٹھے نے گھات لگا
جد دن کڑ کی آگئی پھر پیش نہ جاسی کا

٦

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان نماز کی پابندی نہ کرے تو قیامت کے دن نہ اس کے لئے کوئی نور ہوگا نہ ( ) سنت ہوگی۔ نہ ذریعہ نجات ہوگا بلکہ ایسے شخص کا حشر قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

﴿مشکوٰۃ شریف ص:۵۸﴾

نماز کی اہمیت احادیث اور اقوال مبارکہ سے

نماز جنت کی چابی ہے۔

نماز جنت جانے کی راہداری ہے۔

نماز قیامت کے دن نمازی کے لئے نور بن جائے گی۔

نماز ذریعہ نجات ہے۔

نماز شیطان کا منہ کالا کر دیتی ہے۔

نماز دین کا ستون ہے۔

قیامت کے دن بندے سے اس کے اعملا میں سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب ہوگا وہ نماز ہے۔

فرشتہ ہر نماز کے وقت ندا کرتا ہے۔اے بنی آدم! اٹھو اور جو تم نے آگ بھڑ کا رکھی ہے(گناہوں سے) اسے نماز سے بجھادو۔

جو شخص پابندی سے پانچ نمازیں پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پانچ انعام عطا کرتا ہے۔

۱ اس سے رزق کی تنگی دور ہو جاتی ہے،

۲ اسے قبر کا عذاب معاف کر دیا جاتا ہے۔

۳ اس کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔

۴ وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

۵ وہ بغیر حساب کے جنت میں جائے گا۔

﴿واعظ بے نظیر ص:۱۲۶﴾

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے لیکن وہ جمعہ اور جماعت کے لئے مسجد میں نہیں آتا تو بتایئے ایسا شخص کہاں جائے گا۔ فرمایا وہ دوزخ میں جائے گا۔﴿ترمذی شریف ۱/۳۰﴾

بے نماز کو نحوست اس کے گھر والوں اور ہمسایوں میں سے ستر آدمیوں کو پہنچتی ہے۔﴿درۃ الناصحین ص:۱۳۸﴾

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو تین مصیبتوں میں مبتلا کرے گا۔

۱ اس کے چہرے کا نور اُٹھ جائے گا

۲ موت کے وقت اس کی زبان لڑکھڑائے گی۔

۳ دنیا سے جاتے وقت اسے کلمہ نصیب نہیں ہوگا۔

﴿تذکرۃ الوعظین ص:۱۷﴾

جبرائیل علیہ السلام نے دربارِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ جو مسلمان مسجد سے اور نماز باجماعت سے محبت رکھتا ہے جب تک اسے جنت کی نہر سے پانی نہ پلایا جائے گا اس کو موت نہیں آئے گی۔ ﴿قرۃ الواعظین ص:۱۳۰﴾

رسول اکرم ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا یہ کس کی قبر ہے؟ عرض کیا گیا یہ فلاں کی قبر ہے تو فرمایا اب اس کے نزدیک نماز کی دو رکعت ساری دنیا سے بہتر اور پیاری ہے۔

﴿ترغیب وترہیب ص:۲۵۱﴾

نماز کے متعلق واقعات

واقعہ نمبر۱:

مطرب بن عبداللہ فرماتے ہیں میں ایک قبرستان میں گیا وہاں میں نے ایک قبر کے قریب دو رکعت نماز پڑھی جو کہ بوجہ تھکاوٹ اچھی طرح ادا نہ ہوسکی پھر مجھے اونگھ آئی تو میں نے دیکھا قبر والا مجھے کہہ رہا ہے اے بھائی تو نے دو رکعت نماز پڑھی ہے جسے تو معمولی سمجھ رہا ہے میں نے کہا ہاں ایسے ہی تو ہے تو اس قبر والے نے کہا تم ابی زندہ ہو تو عمل کر سکتے ہو۔ مگر تم نماز کی فضیلت کو نہیں جانتے اور ہم جان چکے ہیں مگر افسوس کہ اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اے بھائی غور سے سن جیسی تو نے دو رکعت پڑھی ہیں اور ان کو معمولی سمجھ رہا ہے اگر میں ایسی دو رکعت پڑھ سکوں تو میرے نزدیک یہ ساری دنیا اور دنیا کی نعمتوں سے افضل اور محبوب ہیں۔﴿شرح الصدور ص:۱۱۷﴾

واقعہ نمبر۲:

ایک شخص فوت ہوا اور جب اس کا جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے

ہوئے تو دیکھا کہ اس کے کفن کے اندر کوئی چیز حرکت کر رہے ہے۔ جب کفن کھول کر دیکھا تو ایک زہریلا سانپ تھا جو اسے ڈس رہا تھا۔ لوگ مارنے کے لئے دوڑے تو سانپ نے کلمہ پڑھا اور بولا تم مجھے کیوں مارتے ہو میں از خود نہیں آیا بلکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس پر مسلط کیا ہے میں اسے قیامت تک عذاب دوں گا۔ لوگوں نے پوچھا: اے سانپ یہ تو بتا کہ اس کا جرم کیا تھا؟ سانپ نے کہا اس کے تین جرم تھے۔

۱ یہ آذان سن کر مسجد میں نہیں آتا تھا۔

۲ یہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیا کرتا تھا۔

۳ یہ علماء کی بات نہیں سنتا تھا ﴿درۃ الناصحین ص:۱۴﴾

واقعہ نمبر۳:

یہ شخص کی ہمشیرہ فوت ہوگئی جب اُسے دفن کر کے واپس آئے تو اس کے بھائی کی (نقدی والی) تھیلی نہ ملی تو اسے یاد آیا کہ وہ قبر میں رہ گئی ہے۔ اس نے ایک دوست کو ساتھ لیا اور قبر پر گئے۔ جب مٹی نکالی گئی تو اس کی تھیلی مل گئی، پھر اس نے دوست سے کہا تو ذرا پیچھے ہو جا تا کہ میں دیکھوں میری

بہن کا کیا حال ہے؟ جب اس نے اینٹ اٹھائی تو دیکھا کہ قبر میں آگ بھڑک رہی ہے اس نے جلدی سے اینٹ رکھ کر قبر بند کر دی اور پھر گھر آ کر اپنی ماں سے پوچھا کہ میری بہن کا کیسا عمل تھا؟ ماں نے بتایا کہ وہ نماز میں سستی کرتی تھی اور قضا کر کے پڑھا کرتی تھی۔ ﴿الزواجر ص:۱۳۷﴾

واقعہ نمبر ۴:

ایک مالدار آدمی تھا وہ سخاوت بہت کیا کرتا تھا مگر نماز میں سستی کر جاتا۔ ایک دن خواب میں اس نے دیکھا کہ قیامت کا دن ہے لوگوں کا حساب ہو رہا ہے فرشتوں نے اسے بھی پکڑ لیا اور حساب کے لئے لے آئے۔ اس سے پوچھا کہ تو نماز پڑھتا تھا یا نہیں؟ اس نے کہنا شروع کیا میں نے فلاں جگہ خرچ کیا۔ فلاں جگہ خرچ کیا فرشتوں نے کہا پہلے نماز کا حساب ہوگا پھر باقی چیزیں پوچھی جائیں گی تو چونکہ وہ نماز پابندی سے نہیں پڑھا کرتا تھا اس لئے حکم ہوا فرشتو! اسے پکڑ کر دوزخ میں لے جاؤ۔ فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے کہ آنکھ کھل گئی اور پھر ایسی سچی توبہ کی کہ کبھی نماز میں کوتاہی نہ ہونے دی۔

﴿مقاصد السالکین ص:۳۴﴾

واقعہ نمبر ۵:

سیدنا عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ عنہما کی نظر جاتی رہی تو طبیب نے کہ آنکھ بن سکتی ہے مگر کچھ دن نماز چھوڑنا پڑے گی تو آپ نے فرمایا مجھے ایسی آنکھ کی ضرورت نہیں جس کی وجہ سے نماز چھوٹ جائے۔ ﴿الزواجر:۱/۱۳۲﴾

اے عزیز!

یہ چند سطریں فقیر نے اپنے عزیزوں دوستوں کی بہتری کے لئے تحریر کی ہیں، اس مضمون کو پڑھیں اور اپنی آخرت کی فکر کریں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ پچھتانا پڑے، مگر وہاں کا پچھتاوا کام نہیں آئیگا۔ حضرت بوعلی شاہ قلندر نے فرمایا: اے غافل انسان! یہ جو تو دنیا کی رنگینی، چہل پہل، دیکھتا ہے یہ تیری آنکھوں سے یوں اوجھل ہو جائے گی جیسے پانی کا بلبلہ مٹ جاتا ہے تو پھر تیری قبر سے صدائیں آئیں گی۔ ہائے افسوس! ہائے افسوس! ہائے افسوس! میرے عزیز یہ دنیا کا کاروبار، یہ عمارتیں، یہ کوٹھیاں اور دیگر ساز وسامان

کبھی کوئی ساتھ لے کر نہیں گیا۔ ساتھ صرف عمل نے جانا ہے، تو پھر تو کیوں خوابِ غفلت میں پڑا ہوا ہے ہوش کر اور اٹھ، کمر ہمت باندھ آج ہی سچی توبہ کر اور حبیبِ خدا ﷺ کا دامن پکڑ کر مسجد میں آ اور اس ارشاد پر عمل کر۔

اے دریغا عمر تو رفتہ بخواب

اندکے ماندست اوراز و دیاب

یعنی ہائے افسوس! کہ تیری عمر غفلت میں گزر گئی، اب چند دن باقی ہیں اسے تو سنبھال۔

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو سچا پکا نمازی بنائے۔ آمین

افسوس صد افسوس کہ انسان کو جسمانی بیماری لگ جائے تو کیا کچھ نہیں کرتا؟ پیسے خرچ کرے گا، ڈاکٹروں ،طبیبوں کی خوشامد بھی کرے گا اور جہاں تک جاسکتا ہے جائے گا، لیکن اگر روحانی بیماری لگ جائے (نماز میں سستی کرنا بہت بڑی روحانی بیماری ہے) تو اس کی پرواہ تک نہیں، بعض تفسیروں میں ہے کہ رسولِ خدا سید الانبیا ﷺ جب معراج کی رات دربارِ الٰہی میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے حبیب میں تیرے

سامنے تیری امت کی شکایت کرتا ہوں، وہ یہ کہ جس چیز کا میں نے ذمہ اٹھایا ہوا ہے (رزق کا) جیسے کہ قرآن مجید میں ہے:

وما من دابة فی الارض علی اللہ رزقھا

اس کے حاصل کرنے کے لئے تو دن رات ایک کر دیتے ہیں (نہ سردی دیکھتے ہیں نہ گرمی) اور جس چیز کی میں نے بار بار تاکید کی ہے اور حکم دیا، یعنی نماز کا اس کی پرواہ نہیں۔ اے میرے بھائی مردانہ وار اُٹھ اور نماز کو پابندی سے ادا کر، سستی چھوڑ دے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

یاد داری کہ وقت زادن تو ☆ ہم خنداں وتو گریاں

چناں ازی کہ وقت مردن تو ☆ ہم گریاں وتو خندان

یعنی اے غافل انسان تجھے پتہ ہے کہ جب تو پیدا ہوا تھا تو سارے خوشیاں مناتے تھے اور تو روتا تھا۔ تو ایسی زندگی گزار کہ جب تو مرے گا اس وقت سب روئیں مگر تو خوشیاں مناتا جائے اور اگر تو بھی روتا گیا تو تیرے آنے پر حریف ہے۔

عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

سر شکستہ نیستی سر را مبند

دور روزے جہد کن باقی بخند

یعنی اے غافل انسان تیرا سر ٹوٹا ہوا تو نہیں، سر کو کیوں باندھتا ہے۔ دو دن کوشش کر لے پھر ہنستا جا۔ لیکن انسان نفسانی خواہشات کے پیچھے ایسا پڑتا ہے کہ قبر اور آخرت کو ہی بھول جاتا ہے۔ دنیا کی چہل پہل پر مگن ہو جاتا ہے۔ حضرت بو علی شاہ قلندر انسان کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہر چہ مے بینی بگرداب جہاں

چوں حباب از چشم تو گردو نہاں

یعنی اے غافل انسان یہ دنیا کی رنگینی دنیا کی چہل پہل جو تو دیکھ رہا ہے یہ پانی کے بلبلہ کی طرح تیری آنکھوں سے اوجھل ہو جائے گی، پھر کیا ہوگا۔

ناگہ از گورت بر آید ایں صدا

حسرتا واحسرتا واحسرتا!

یعنی پھر اچانک تیری قبر سے آوازیں آئیں گی ہائے افسوس، ہائے افسوس! لیکن اس وقت کا پچھتانا اور افسوس کھانا کس کام۔ آج وقت ہے کہ

افسوس کھا اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پکا نمازی بنائے۔

وماذالک علے اللہ بعزیز